

## 146363- کمانے کی استطاعت رکھنے والے قریب کیلئے زکاۃ لینا درست نہیں ہے۔

سوال

سوال: کچھ ایسے خاندان ہیں جن کی اولاد جوان ہے کا کرکھاپی سکتے ہیں، لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہ محنت اس لیے نہیں کرتے کہ یہ کام ہمارے شایان شان نہیں ہے، تو کیا انہیں زکاۃ دی جائے؟

پسندیدہ جواب

اول:

کمانے کی صلاحیت رکھنے والے قریب کو زکاۃ دینی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ جب تک اس میں کمانے کی صلاحیت ہے اسے قریب نہیں کما جاسکتا۔

چنانچہ عبد اللہ بن عدی بن خیار سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی آپ کے پاس آئے اور زکاۃ کا سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نیچے سے اوپر تک غور سے دیکھا، تو وہ کڑیل جوان تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم چاہو تو میں دے دیتا ہوں، لیکن اس زکاۃ میں کسی مالدار اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے کا کوئی حصہ نہیں ہے) ابو داؤد: (1633) اس کی سند کو نووی نے "شرح المذب" (1/171) اور ابانی نے صحیح ابو داؤد: (5/335) میں صحیح کہا ہے۔

اور "مالدار، غنی" کی تعریف میں نقہ مالکی کی کتاب: "فقہ العبادات" (1/295) میں ہے کہ:

"مالدار، غنی اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس پورے ایک سال کاراشن ہو یا پورے سال کی ضروریات مکمل کرنے کیلئے تحوہ یا کسی اور ذریعہ معاش کا حامل ہو۔۔۔" انتہی

اسی طرح "المناج مع معنی الحاج" (4/173) میں ہے کہ:

"قریب ایسا شخص ہوتا ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا ذریعہ معاش ہو جس سے اس کی ضروریات پوری ہوں" انتہی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جس شخص کے پاس کوئی ایسا ذریعہ معاش ہو جس سے وہ اپنی اور اہل و عیال کی صورت میں ان کی ضروریات بھی پوری کر سکے، اور اس کی یومیہ کمائی روزانہ کیلئے کافی ہوئی ہو، تو وہ غنی ہے، زکاۃ میں اس کیلئے کوئی بھی نہیں، ابن عمر اور شافعی اسی کے قائل تھے۔۔۔" انتہی  
"المغنی" (6/324)

لیکن محنت مزدوری کی نوعیت کیلئے یہ شرط لگانی جاتی ہے کہ وہ اس شخص کو زیب دیتی ہو، اگر محنت مزدوری کی نوعیت اسے زیب نہ دے مثلاً: وہ شخص پہلے با اثر شخصیات میں سے تھا لیکن کٹاں ہو گیا تو اسے ایسا کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جو اس کی شایان شان نہ ہو، یعنی اسے کسی دکان وغیرہ پر مزدوری کیلئے مجبور نہیں کیا جائے گا، تو ایسی صورت میں انہیں زکاۃ دی جا سکتی ہے۔

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"غزالی سے ایسے گھر انوں کے بارے میں پوچھا گیا جن کے ہاں ہاتھ سے محنت مزدوری کرنے کا رواج نہیں ہے، تو کیا یہ فقراء اور مسالکیں کی مدد میں زکاۃ وصول کر سکتے ہیں؟"

تو انہو نے کہا: ہاں لے سکتے ہیں، یہ بات درست ہے کہ فقراء کو ایسی محنت مزدوری پر مجبور کیا جائے گا جو انہیں زیب بھی دیتی ہو" انتہی  
"شرح المہذب" (6/175)

اور اسی طرح "المناج" میں ہے کہ:  
"فقری اس شخص کو کہتے ہیں جو بالکل کنگال ہو یا اس کا ذریعہ معاش اس کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہو، اگر کسی کو ذریعہ معاش ایسا دستیاب ہے جو کہ اسے زیب نہیں دیتا تب بھی وہ فقراء میں بھی شامل ہو گا" انتہی مختصرًا

نیز "المناج" کے شارح امام شریینی نے "معنى المذاج" (4/174) میں کہا ہے کہ:  
"یعنی: ایسا ذریعہ معاش جو مرقت کے منافی ہو تو وہ کا لعدم ہی ہے، چنانچہ سابقہ حدیث میں محنت مزدوری سے مراد ایسی محنت مزدوری ہے جو حلال بھی ہو اور اسے زیب بھی دیتی ہو۔۔۔ بلکہ غزالی رحمہ اللہ نے یہ فتوی بھی دیا ہے کہ ایسے گھرانے جن کے ہاں ہاتھ سے محنت مزدوری کرنے کا روایت نہیں ہے، وہ زکاۃ لے سکتے ہیں" انتہی

خلاصہ یہ ہوا کہ:

یہ لوگ جو اس وجہ سے محنت مزدوری نہیں کرتے کہ یہ کام ہماری شایان شان نہیں ہے، تو اگر واقعی کام اسی نوعیت کا ہو تو انہیں زکاۃ وصول کرنے کی اجازت ہے، لیکن اگر کام ان کیلئے مناسب ہے، اور اس طرح کا کام ان کے ہم پلہ لوگ بلا بھجک کرتے بھی ہیں تو پھر انہیں زکاۃ نہیں دی جائے گی، بلکہ انہیں کما کر کھانے کی نصیحت کی جائے گی۔

واللہ اعلم۔